سوال

(216) کنکریاں مارنے کےلیے کسی کو وکیل بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنے بیٹے کے ہمراہ حج پر گئی تھی اور میں نے ہجوم کی وجہ سے خود کنکریاں مارنے کے بجائے اپنے بیٹے کو کہہ دیا کہ وہ کنکریاں میری طرف سے مار دے، حالانکہ میں خود بھی مار سکتی تھی لیکن صرف ہجوم کے ڈر سے ایسا کیا ہے، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمرات کو کنکریاں مارنا مناسک حج سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا اور خود اس پر عمل کیا ہے، ان کے متعلق فرمان نبوی ہے: ''بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی اور رمی جمار کو اللہ تعالی کا ذکر قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔''[1]

اس لئے جمرات کو کنکریاں مارنا اللہ کی عبادت ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتا ہے، اگر ہجوم کا اندیشہ ہے تو اسے مؤخر کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں نیابت صحیح نہیں ہے کہ خود مارنے کے بجائے کسی دوسرے کو یہ کام کرنے کے متعلق کہہ دیا جائے، ہاں اگر کوئی بیمار ہے یا کوئی عورت حاملہ ہو اور اسے اپنے حمل کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں کسی کو وکیل بنایا جا سکتا ہے، بصورت دیگر مرد اور عورت دونوں کو خود کنکریاں مارنی چاہئیں۔

صورتِ مسؤلہ میں سائلہ نے استطاعت کے باوجود اپنے بیٹے کو کنکریاں مارنے کے لئے وکیل مقرر کیا ہے جبکہ وہ خود اس کی استطاعت رکھتی تھی، اس کے باوجود اس نے خود کنکریاں نہیں ماریں، اس لئے ہمارے رجحان کے مطابق احتیاط یہ ہے کہ اس کوتاہی کی تلافی کے لئے فدیے کا ایک جانور ذبح کر کے مکہ کے فقراء میں تقسیم کر دے جیسا کہ سورۃ مائدۃ آیت نمبر ۹۵ میں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن أبی داؤد، المناسک: ۱۸۸۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:210

محدث فتویٰ